REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۹/۱۴ ۔ ۱۴ تبلیغ ۱۳۴۰ ہش ۔ ۱۴ فروری ۱۹۶۱ء ۔ نمبر ۳۶

کمیونسٹوں کی سرگرمیوں کے مؤثر مقابلہ کے لئے مزید ٹھوس اقدامات ضروری ہیں

سیٹو کی چار روزہ مجلسِ مذاکرہ اختتام پذیر ہوگئی ۔ جاری کردہ سرکاری اعلان کا متن

لاہور ۱۳ فروری۔ کمیونسٹوں کی تخریبی سرگرمیوں سے متعلق جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی تنظیم (سیٹو) کی چار روزہ مجلس مذاکرہ نے رکن ملکوں پر زور دیا ہے کہ کمیونسٹوں کی روز افزوں تخریبی سرگرمیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے مزید ٹھوس اقدامات کئے جائیں۔ مجلس مذاکرہ نے جو کل یہاں ختم ہوئی ہے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اشتراکی تخریبی سرگرمیاں اب بھی اسی شدت سے جاری ہیں اور مستقبل قریب میں ان میں کمی کا کوئی امکان نہیں ہے۔ مجلس نے تنظیم کے ارکان کو خبردار کیا ہے کہ اشتراکی طاقتیں تجارت اور اقتصادی امداد کی آڑ میں یہ کوشش کر رہی ہیں کہ قوت کا توازن اپنے حق میں کر لیں۔ مجلس مذاکرہ کے خاتمہ پر کل حسب ذیل سرکاری اعلان جاری کیا گیا ہے۔

اشتراکی تخریبی سرگرمیوں سے متعلق سیٹو کی مجلس مذاکرہ (جو ۹ سے ۱۲ فروری تک لاہور میں منعقد ہوئی ہے) کی رائے میں اشتراکی تخریبی سرگرمیوں کی شدت میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ نہ وہ مستقبل قریب میں کم ہونگی مجلس مذاکرہ نے اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے اور زیادہ چوکسی کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ اس چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے ٹھوس اقدامات بہت ضروری ہے۔ جوابی اقدامات . . . . کے طور پر مجلس مذاکرہ نے سفارش کی ہے۔ کہ سیٹو کے علاقے بالخصوص صنعتی مرکزوں اور دیہات میں جو حالات اشتراکی پروپیگنڈا کو مؤثر بنانے پر معاون ہوتے ہیں۔ ان کی اصلاح کے لئے اور زیادہ ٹھوس اور اثباتی پروگراموں پر عمل کیا جائے۔ فلپائن۔ پاکستان اور تھائی لینڈ میں عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کے لئے جو پروگرام زیر عمل ہیں انہیں اچھی مثال قرار دیا گیا ان پروگراموں میں دیہی راہنماؤں کی تربیت اور گاؤں والوں میں یہ جذبہ پیدا کرنا بھی شامل ہے۔ کہ وہ اپنی مدد آپ کے اصول پر اجتماعی ترقی کے منصوبوں مثلاً شفاخانوں کے قیام سائنسی اصولوں کے مطابق زراعت دیہی صنعتوں کی ترقی اور سڑکوں اور سکولوں کی عمارتوں کی تعمیر کو عملی جامہ پہنائیں ؛

روس بھارت کی اقتصادی ترقی کیلئے ۱½ ارب روبل قرض دے گا

مسٹر خروشچیف اور پنڈت نہرو نے معاہدہ پر دستخط کر دیئے

نئی دہلی ۱۳ فروری۔ مسٹر خروشچیف وزیر اعظم روس اور پنڈت نہرو نے ایک معاہدہ پر دستخط کر دیئے ہیں۔ جس کے مطابق روس نے بھارت کی اقتصادی ترقی کے لئے ۱½ ارب روبل قرض دینے کا عہد کیا ہے۔ باخبر حلقوں کی اطلاع کے مطابق آج روس اور بھارت ایک ثقافتی معاہدے پر دستخط کریں گے۔ جو اپنی نوعیت کا واحد معاہدہ ہوگا۔ اس معاہدے پر بھارت کے ثقافتی امور کے وزیر پروفیسر ہمایوں کبیر دستخط کریں گے۔

کراچی ۱۳ فروری۔ پاکستان کے سابق وزیر اعظم چوہدری محمد علی صنعتی قرضے اور سرمایہ کاری کی کارپوریشن کے چیئرمین کی حیثیت سے شریک ہوگئے ہیں اور انہوں نے عہدے کا چارج لے لیا ہے۔

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست

حضرت سیدہ ام وسیم صاحبہ کی طبیعت بلڈ پریشر اور ذیابیطس کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ سے گزارش ہے۔ کہ وہ سیدہ موصوفہ کے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا کرے۔ اور خیر و عافیت سے رکھے ؛

(خاکسار مرزا نعیم احمد ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

ربوہ ۱۳ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت آج بہتر ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ اور کام کرنے والی لمبی زندگی عطا کرے۔

آمین اللّٰھم آمین

مشرقی افریقہ کے مبلغین آج شام ربوہ پہنچ رہے ہیں
مقامی احباب ریلوے اسٹیشن پر استقبال میں شریک ہوں

مبلغین اسلام مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل اور مکرم محمد ابراہیم صاحب مشرقی افریقہ میں کئی سال تک تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کے بعد آج مورخہ ۱۳ فروری بروز ہفتہ شام کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ واپس پہنچ رہے ہیں۔ احباب جماعت وقت مقررہ پر ریلوے اسٹیشن پر پہنچکر اپنے مجاہد بھائیوں کے استقبال میں شریک ہوں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

غانا (مغربی افریقہ) سے ایک اور طالب علم کی آمد

اسی طرح غانا مغربی افریقہ کے ایک طالب علم ابراہیم بانول محمد صاحب حصول تعلیم کی غرض سے کل مورخہ ۱۴ فروری بروز اتوار شام کو چناب ایکسپریس سے ربوہ پہنچ رہے ہیں۔ احباب وقت مقررہ پر ریلوے اسٹیشن پر پہنچکر انہیں بھی خوش آمدید کہیں ؛

(وکالت تبشیر ربوہ)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۶۰ء

موجودہ حالات میں کیا کیا جائے؟

گذشتہ اداریہ کے آخر میں ہم نے اسلام کی موجودہ حالت اور اس کے مقابلہ میں کفر و الحاد کے لشکر کی بے پناہ قوتوں کی طرف اشارہ کر کے بتایا ہے کہ ضرور تھا کہ اس طوفان عظیم کا مقابلہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ اپنی خاص معجز نمائی دکھاتا۔ آج سے ساٹھ ستر سال پہلے جب نہ صرف ہندوستان پر بلکہ تمام بلاد عالم پر برطانیہ چھا گیا تھا اور جہاں جہاں اس کا پھریرا لہرایا وہاں وہاں مغربی تہذیب کا عروج ہونا شروع ہو چکا تھا اور اسلامی دنیا تاریکی کے سایہ میں آ رہی تھی عین اس وقت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی حمایت میں آواز بلند کی اور الحاد و ارتداد کا جو حملہ اسلام پر ہو رہا تھا اس کے

. . . .

. . . .

ہر گوشہ سے نقاب اٹھا کر ہمدردان اسلام کے سامنے رکھا اور ان کو مقابلہ میں کھڑا ہو جانے کے لئے پکارا۔

صرف چند لوگوں نے آپ کی آواز کو سنا اور لبیک کہہ کر آپ کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے لیکن بہت سے لوگوں نے نہ صرف بے اعتنائی برتی بلکہ مخالفت کی۔ تاہم آپ اپنے مفوضہ کام میں سر سے پاؤں تک مصروف رہے۔ ایک جماعت کھڑی کی اور ہر طرف سے اسلام پر جو حملہ ہو رہے تھے ان کے مقابلہ میں مضبوط محاذ قائم کیا اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ ہر میدان میں کامیاب رہے۔ اور آج وہی جماعت جو آپ نے کھڑی کی تھی اگرچہ تعداد میں تھوڑی ہے تاہم بڑی سے بڑی جماعت بھی دفاع میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

وہ حالات جس کو آپ نے خداداد بصیرت سے آج سے پون صدی پہلے بھانپ لیا تھا اور جن کا پورا پورا اندازہ آپ نے لگا لیا تھا ان کو آج بہت سے لوگ بھی محسوس کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں کئی اہل قلم حضرات نے ان حالات کا تذکرہ اپنے مضامین میں کیا ہے اور موجودہ مغربی تہذیب نے جس نے اسلام کو گھیر لیا ہے اس کا احساس کر کے ان کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں مگر وہ اپنے آپ کو بالکل بے بس پاتے ہیں اور سوا مایوسیوں کے ان کے پاس کچھ نظر نہیں آتا۔

حال ہی میں مولانا ابوالحسن علی صاحب ندوی کے ایک عربی مضمون کا ترجمہ جو آپ نے ماہنامہ "البعث الاسلامی" لکھنؤ کے ماہ اپریل اور مئی ۱۹۵۹ء کے شمارہ میں ردة "جدیدة" کے عنوان سے شائع کیا ہے اس کا ترجمہ بعض اردو کے اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں مولانا موصوف نے مسلمانوں کی موجودہ کمزوریوں کا جائزہ لیتے ہوئے فرمایا ہے:۔

انیسویں صدی عیسوی میں عالم اسلام میں عقیدہ و عمل کے اعتبار سے ضعف و انحطاط رونما ہو گیا۔ مسلمانوں کی دعوت و عقیدہ، عقل و فکر اور علم و عمل پر ضعف طاری ہو گیا۔ حالانکہ اسلام شیخوخت اور بڑھاپے کے نام تک سے بھی ناآشنا ہے، بلکہ وہ آفتاب کی طرح قدیم، جدید اور جوان ہے۔ لیکن یہ ضعف و پیری اسلام پر نہیں مسلمانوں پر چھا گئی۔ ان کے علم میں وسعت و گہرائی، فکر میں جدت و ندرت، عقل میں عبقریت اور دعوت میں حماسیت و بسالت ختم ہو گئی چند ایک مستثنیٰ شخصیتوں کو چھوڑ کر مسلمان اسلام کو خوبصورتی اور مؤثر طریق سے پیش کرنے سے عاجز تھے نہ ہی یہ اسلام کے فضائل و محاسن بیان کر سکتے تھے اور نہ ہی اس کا پیغام دوسروں تک پہنچا سکتے تھے یہ ایک ایسی جماعت تھے جو آج کا کام کل پر چھوڑنے کی عادی ہو۔ اور امید کے سہارے زندہ رہنا اس کا شیوہ ہو۔

کچھ آگے چل کر اسکے بعد آپ فرماتے ہیں

اس وقت ہر اسلامی خطہ میں ہل چل مچی ہوئی ہے۔ ان کے عقیدہ میں اضطراب، اخلاق میں پستی۔ فکر میں مادیت اور سیاست میں لادینیت گھس چکی ہے۔ ہمیں کہنے دیجئے کہ اس قماش کی اکثریت اسلام پر بحیثیت ایک عقیدہ و نظام ایمان ہی نہیں لاتے۔ حالانکہ اسلام میں ہر قسم کی خیر و برکت، صلاحیت صالحیت اور استعداد موجود ہے اس عالم میں انسانیت کی سب سے زیادہ اصلاح اسی میں ہے۔ اگر یہ اس کے سامنے اپنا سر تسلیم خم کر دیں گے۔ تو یہ بھی ان کا معاون ہوگا لیکن اگر معاملہ یونہی پیتا رہا، تو یہ الحاد و فساد اور ارتداد و بے دینی ان شعوب سے گزر کر ان طبقوں تک پہنچے گی جو دیہاتی زندگی بسر کرتے ہیں۔ کارخانوں کے مزدور اور زمیندار و کسان بھی اس کے حملہ سے نہیں بچ سکیں گے۔ یہ تمام طبقے لادینیت کی راہ پر چل نکلیں گے یہی معاملہ یورپ میں ہوا تھا۔ اگر یہ امور اسی طرح رہے۔ تو یہی معاملہ اب یہاں بھی ہو کر رہے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اٹل فیصلہ کو ٹالا نہیں جا سکتا۔

پھر "جدید اسلامی دعوت کی ضرورت" کی ضمنی ترقی کے تحت آپ فرماتے ہیں:۔

"یہ بات لازمی ہے کہ ہم اسبات کا اعتراف و اقرار کریں کہ عالم اسلام جس کے ایک زمانہ سے ہم گیت گاتے چلے آئے ہیں۔ اور وہ مضبوط جماعت جو خاص اوصاف کی حامل تھی۔ اب وہ جدید اسلامی دعوت کا شدید ترین محتاج ہے۔ اب صرف دعاۃ و مبلغین کی آوازیں ناکافی ہیں اس کے نئے عملی دعوت درکار ہے۔ اور لازمی طور پر ایک عمیق فکر راہنما کی ضرورت ہے"

یہاں آپ "عمیق فکر رہنما" کی ضرورت محسوس کرتے ہیں اور آگے سوال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اب ان میں ایک ایسی جماعت کیسے پیدا ہو سکتی ہے جو زمام حیات اسلام کی طرف موڑ دے؟ کس طرح ان میں ایمان اور اسلام کا مضبوط تعلق پیدا کیا جا سکتا ہے؟ کس طرح اس مغربی فلسفہ حیات موجودہ حضارت و مدنیت اور لادینی نظریات میں تبدیلی واقع ہو سکتی ہے؟ یہ چند سوالات ہیں جو رہ رہ کر ایک اسلام پسند انسان کے ذہن میں ابھرتے ہیں"۔

اس کے بعد آپ اسلامی دعوت کی پھر تعریف کرتے ہیں اور اپنے سوالوں کا جواب یوں فرماتے ہیں:۔

"بلا شبہ اسلامی دعوت جس پر ہمارا عقیدہ ہے یہ تمام دعوتوں سے افضل دعوت ہے اور اس زمانہ میں اس کی نصرت و حمایت افضل جہاد ہے لیکن یہ ایسے لوگوں کی متلاشی ہے جو ہر طرف سے منہ موڑ کر اسکے لئے مخصوص ہو جائیں۔ اپنی علمی و عملی اور فکری و عقلی سرگرمیوں کو اسی کے لئے وقف کر دیں۔ کسی جاہ و منصب کی طمع نہ کریں نہ ہی ان کو کسی وظیفہ و حکومت کا لالچ ہو۔ نہ ہی کسی کے لئے ان کے دل میں بغض و کینہ ہو نہ وہ کسی سے نفع کی امید رکھیں"۔

ان اقتباسات سے واضح ہے کہ آپ نہ صرف ایک "عمیق فکر رہنما" کے متلاشی ہیں بلکہ آپ ایسے لوگوں کے بھی متلاشی ہیں جو ہر طرف سے مونہہ موڑ کر اس کے لئے مخصوص ہو جائیں اپنی علمی و عملی اور فکری و عقلی سرگرمیوں کو اس کے لئے وقف کر دیں۔ وغیرہ وغیرہ

آپ کی یہ تلاش بڑی اچھی ہے بیشک آپ کا دردمند دل اسلام کی موجودہ حالت سے تڑپ اٹھا ہے۔ اگر ایسے ہی دردمند دل اور بھی ذرا سے غور سے کام لیں تو یقیناً وہ جلد ہی اللہ تعالیٰ کے مقررہ کردہ راستہ کو پا سکتے ہیں مگر افسوس ہے کہ اکثر یہ تمام سرگرمیاں اول تو یہیں ختم ہو جاتی ہیں اور یا اپنی عقلمندی کی بھول بھلیوں میں پھنس کر رہ جاتی ہیں۔ نہ کوئی عمیق فکر رہنما ملتا ہے اور نہ ایسے مخلص لوگ انہیں ملتے ہیں۔ دراصل یہ فکر بھی اس ملحدانہ تہذیب کا پیدا کردہ ہے جس کی فریاد کی جا رہی ہے۔ اس تہذیب کا خصوصی امتیاز یہ ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی کو چھوڑ دیا ہے۔ اس پر آوازے کسے ہیں۔ اس کا تمسخر اڑایا ہے۔ اور اس کی بجائے اپنی عقلمندی کے گن گائے ہیں۔

ہم کو ان دردمند اسلام کی بڑی قدر ہے ہم ایسے اظہار جذبات کو فی زمانہ بسا غنیمت سمجھتے ہیں ع

ساحل نہ سہی خبر سفینہ تو ملا ہے

تاہم یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جب اسلام اللہ تعالیٰ کا فرستادہ ہے تو خود اللہ تعالیٰ کو بھی اس کی فکر ہونی چاہیئے۔ وہ ضرور جانتا ہے کہ آج اس کا اسلام کن مصائب میں گھرا ہوا ہے اور موجودہ دنیا کس طرف کو جا رہی ہے۔ سوال ہے کہ جب

اس وبا پھیلانے والی ہوا کی وجہ سے ایسا زمانہ آ گیا ہے کہ کروڑہا جذامی اور کروڑہا مادرزاد اندھے اور کروڑہا مفلوج اور کروڑہا مُردوں کی لاشیں سڑی گلی ہوئی نظر آ رہی ہیں اب پھر میں کہتا ہوں کہ کیا ان کے لئے کوئی مسیح ابن مریم محی اموات نہیں آنا چاہیئے تھا؟

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۳۶۸ روحانی خزائن حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ہالینڈ میں تبلیغِ اسلام

کامیاب پبلک جلسے۔ اخباری نمائندگان سے انٹرویو

ریڈیو کے ذریعہ تبلیغ۔ متعدد افراد کا قبول اسلام

رپورٹ ہالینڈ مشن بابت اکتوبر۔ نومبر۔ دسمبر ۱۹۵۹ء

از مکرم عبد الحکیم صاحب اکمل بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

(۳)

ریڈیو براڈکاسٹ

اللہ تعالیٰ کے محض فضل اور احسان سے ریڈیو ہالینڈ کے ذریعہ بھی تبلیغ اسلام کے مواقع پیدا ہوئے۔ چنانچہ تین دفعہ ملک کے طول و عرض میں اسلام اور احمدیت کا پیغام نشر ہوا۔ اس دفعہ جماعت ہالینڈ نے جب یوم میلاد النبی منایا تو ریڈیو والوں کو بھی اطلاع کی گئی۔ چنانچہ ان کے نمائندگان تاریخ مقررہ پر ایک موٹر میں تقریر ریکارڈ کرنے کا جملہ سامان لے کر انٹرویو کے لئے مسجد میں پہنچے اور مکرم جناب حافظ صاحب کی تقریر ریکارڈ کی جو اسی روز شام کو ریڈیو ہالینڈ سے نشر کی گئی۔

دوسرا موقع کرسمس پر تھا۔ مکرم جناب انچارج مشن نے اہل ہالینڈ کے نام اس موقع پر ایک پیغام تیار کیا جس میں واضح طور پر بتلایا گیا کہ اسلام مسیح علیہ السلام کو اسی طرح عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے جس طرح کہ دیگر انبیاء کو اور ہمارے قلوب میں بھی مسیح علیہ السلام کی عزت و احترام ہے۔ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے سچے فرستادہ اور برگزیدہ رسول تھے۔ ایک شخص حقیقی طور پر مسلمان نہیں کہلا سکتا جب تک کہ وہ آپ کی نبوت اور رسالت پر ایمان نہ لائے۔ نیز تقریر میں بتلایا گیا کہ قرآن پاک میں آپ کا اور آپ کی والدہ محترمہ کا نام بڑے عزت اور احترام سے لیا گیا ہے اور بڑے ہی عمدہ الفاظ میں تذکرہ ہے۔ لہٰذا ہم بھی اس خوشی کے موقع پر عیسائی دوستوں کو مبارکباد کا پیغام دیتے ہیں۔

چنانچہ مورخہ ۸ دسمبر کو ریڈیو کا نمائندہ مشن ہاؤس میں آیا اور مکرم حافظ صاحب سے انٹرویو لیا اور متعدد سوالات دریافت کئے۔ مورخہ ۱۲ دسمبر کو مکرم حافظ صاحب کو سٹوڈیو میں تقریر ریکارڈ کرنے کے لئے بلایا گیا۔ چنانچہ ہم دونوں وہاں پہنچے اور ریڈیو کے عملہ سے ملاقات کی۔ عین مقررہ وقت پر برادرم حافظ صاحب کی خدمت میں تقریر کی درخواست کی گئی۔ چنانچہ پیغام ریکارڈ کر لیا گیا اور اسی ماہ ۲۶ تاریخ کو ریڈیو پر نشر کیا گیا۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں بہت سے لوگوں کی طرف سے عمدہ جذبات کا اظہار بذریعہ ٹیلیفون و خطوط ہوا۔ بعض لوگ مزید معلومات کے لئے مسجد میں تشریف لائے اور ریڈیو پر نشر کردہ تقریر کی پسندیدگی کا اظہار کیا۔

علاوہ ازیں ریڈیو والوں نے اپنے پروگرام کے باتصویر رسالہ میں مکرم جناب حافظ کی اس تقریر کی خبر دیتے ہوئے آپ کی ایک تصویر بھی شائع کی اور ساتھ ہی مسجد کا ایک نقشہ بھی دیا۔ آپ کے پہلو میں ہی وزیر داخلہ ہالینڈ کی تصویر بھی دی گئی تھی۔ وزیر موصوف بھی اس روز اس موقع پر ایک پیغام نشر کر رہے تھے۔ بفضلہ تعالیٰ اس کی اشاعت سے ملک کے ایک وسیع حصہ تک ایک بار پھر مشن کی رسائی ہوئی۔

ایک تیسرے موقع پر بھی ریڈیو سے مسجد ہیگ اور مشن ہاؤس کا نام براڈکاسٹ ہوا جبکہ ایک پادری صاحب نے ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے ہماری کرسمس پر منعقد کردہ کانفرنس کا تذکرہ کیا اور ڈاکٹر پروفیسر سموہ کی تقریر پر تبصرہ کیا۔

ماہوار مضامین کی اشاعت

مذکورہ بالا عرصہ میں باقاعدہ طور پر ماہوار مضامین کی رسالہ کی صورت میں اشاعت کی گئی۔ چنانچہ اس عرصہ میں تین رسالہ جات سائیکلوسٹائیل کر کے تیار کئے گئے اور متعلقہ احباب کو بذریعہ ڈاک بھجوائے گئے۔ ٹائیٹل پیج جس پر چاند اور ستارے کے علاوہ ایک مسجد اور منارۃ المسیح کی تصویر بھی ہے۔ الاسلام کے نام سے باقاعدہ طور پر طبع شدہ ہے۔ اہم مضامین کے علاوہ آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کا ڈچ ترجمہ بھی دیا جاتا ہے۔ نیز مقامی جماعت اور مشن ہاؤس سے متعلقہ خبریں بھی دی جاتی ہیں۔ زیر رپورٹ اشاعتوں میں حسب ذیل مضامین شائع ہوئے۔

(۱) مختلف مضامین کی آیات قرآنیہ کا ڈچ ترجمہ

(۲) مختلف مضامین کی احادیث نبویہ

(۳) اسلام کا پھیلاؤ افریقہ میں (دو اقساط)

(۴) مسیح ناصری علیہ السلام کا مشن۔

(۵) فلاسفی ارکانِ نماز

(۶) ہالینڈ میں اسلام اور پریس کی رائے

(۷) امام غزالی کے سوانح حیات

(۸) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع اور دعا کی تحریک

(۹) مسجد فرینکفورٹ اور جرمن ترجمہ قرآن کریم کی دوبارہ اشاعت کی اطلاع۔

(۱۰) دیگر مقامی خبریں اور لٹریچر کی اشاعت

تالیف و تصنیف

ماہوار مضامین کی اشاعت اور اسلام پر معلومات فراہم کرنے کے دیگر ذرائع کے علاوہ تالیف و تصنیف کی طرف بھی توجہ دی گئی تا ڈچ زبان میں ہمارا لٹریچر بڑھتا رہے اور ایک ایک شخص تک پیغام حق پہنچانے میں آسانی پیدا ہوتی چلی جائے۔ چنانچہ اس عرصہ میں مندرجہ ذیل تین مضامین تیار کئے گئے۔

(۱) "اسلام کا نظام خلافت" کے عنوان سے ایک اعلیٰ معیاری مضمون تیار کیا گیا تا جہاں جماعت کے ممبران اپنی معلومات میں اضافہ کر سکیں وہاں غیر مسلم حضرات بھی اس کے مطالعہ سے مستفید ہوں۔

(۲) ایک دوسرا مضمون احمدیت کی غرض و غایت پر تیار کیا گیا جو دراصل لیکچر سیالکوٹ کا ایک حصہ ہے۔ اس میں احمدیت کے قیام کے مقصد کو نہایت دلکش پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ موقع ملتے ہی اس کی اشاعت کا بندوبست کیا جائے گا۔ جو ہمارے ڈچ زبان کے لٹریچر میں ایک عمدہ اضافہ ہوگا۔

(۳) خدا تعالیٰ کے فضل سے ہالینڈ میں ہمارے مشن کو قائم ہوئے ساڑھے بارہ سال گزر چکے ہیں۔ چنانچہ اس موقع پر جماعت کی طرف سے مشن ہاؤس میں ایک تقریب منائی جا رہی ہے۔ اس اہم موقع پر مکرم جناب انچارج صاحب مشن نے "ہالینڈ میں اسلام" کے عنوان سے ایک پمفلٹ تیار کیا ہے جو مطبع میں طباعت کے لئے جا چکا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس تقریب کے موقع پر جملہ حاضرین میں یہ پمفلٹ تقسیم کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں اہم اور ضروری مقامات پر بھجوایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری اس خاص تقریب کو محض اپنے فضل سے کامیاب فرمائے جو تبلیغ اسلام کے لئے مفید نتائج کی حامل ہو۔

نماز جمعہ کا التزام

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے اس عرصہ میں بھی جمعۃ المبارک کی نماز باقاعدگی اور التزام سے ہوتی رہی جس میں ممبران جماعت شرکت کرتے رہے۔ علاوہ ازیں بعض غیر مسلم احباب بھی خطبہ جمعہ سننے کے لئے تشریف لاتے رہے۔ کرسمس کی رخصتوں کے ایام میں مسجد میں خوب رونق رہی۔ کیونکہ اس عرصہ میں ان ممبران کو بھی شمولیت کا موقع میسر آیا جو کام کے باعث نہ آ سکتے تھے۔ ہیگ کے علاوہ جماعت کے بعض ممبران روٹرڈم اور ایمسٹرڈم سے بھی نماز جمعہ کے لئے تشریف لائے۔ ہمارے ایک نومسلم بھائی مسٹر یحییٰ تو باقاعدگی کے ساتھ روٹرڈم سے جو ہیگ سے تقریباً چوبیس کیلو میٹر کے فاصلہ پر ہے نماز جمعہ میں شرکت کے لئے آتے رہے۔

خطبات جمعہ اکثر طور پر مکرم جناب انچارج صاحب مشن ہی پڑھتے رہے۔ آپ نے جماعت کی تعلیم و تربیت کے پیش نظر قرآن مجید کی آیات کی تفسیر اور احادیث نبویہ کی تشریح کے علاوہ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی متعدد مضامین بیان فرمائے جو ہم سب کے لئے ازدیاد ایمان اور علم میں زیادتی کا باعث ہوئے۔

آپ کی دیگر کاموں میں مصروفیت کے وقت چند بار خاکسار کو بھی خطبات جمعہ پڑھنے کا موقع میسر آیا۔ ان بابرکت مواقع پر بفضلہ تعالیٰ جماعت کو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی پرزور تحریک کی گئی اور جماعت نے آخری سجدہ میں اجتماعی طور پر دعا میں حصہ لیا۔

تعلیم و تربیت

جماعت کے ممبرات کی تعلیم و تربیت کا بھی خاص خیال رکھا گیا۔ پبلک جلسوں کے علاوہ خاص طور پر مجالس علمیہ منعقد کی گئیں۔ نیز خطبات جمعہ اور ماہوار مضامین کی اشاعت کے ذریعہ بھی یہ خدمت سرانجام دی جاتی رہی۔ نماز جمعہ کے بعد میٹنگ روم میں نماز اور عربی سبق دیا جاتا رہا۔ مسز عزیزہ ذوالفقار جو ہماری پرانی ممبر ہیں اور قرآن مجید سادہ پڑھ چکی ہیں۔ قریباً دو گھنٹہ تک نومسلم ممبرات کو پڑھاتی رہیں۔ اس کے علاوہ جو ممبرات جمعہ کے دن حاضر نہ ہو سکتے تھے۔ ان کے لئے علیحدہ وقت مقرر کیا گیا۔ چنانچہ خاکسار ان کو [illegible] عربی کے اسباق دیتا رہا۔ چندہ کی ادائیگی کے لئے بھی گاہے بگاہے زبانی اور بذریعہ خطوط تلقین کی

جاتی رہی۔

مشن ہاؤس میں تقریبات

اس عرصہ میں مشن ہاؤس میں دو تقاریب نکاح کا موقع پیدا ہوا جس میں تبلیغی مفاد کو مدنظر رکھا گیا۔

(۱) یکم اکتوبر کو مسٹر ذرہ پور ایک ایرانی کا نکاح ایک ڈچ خاتون کے ساتھ پڑھا گیا۔ خطبہ نکاح کے درمیان مکرم انچارج صاحب انہیں فرائض دینیہ کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلائی۔

(۲) مورخہ ۲۶ دسمبر کو مسٹر ماصد لقی آف پاکستان کا نکاح ایک ڈچ لڑکی کے ساتھ پڑھا گیا اور بابرکت ہونے کے لئے دعا کی گئی۔

خطبہ نکاح میں دونوں مواقع پر مکرم حافظ نے حاضرین کو ان کے مذہبی فرائض کی سرانجام دہی کی طرف خاص طور سے توجہ دلاتے ہوئے تلقین فرمائی کہ کامیاب و کامران انسان وہ ہے کہ جسے اس کے خوشی اور مسرت کے لمحات بھی خدا تعالےٰ کی یاد سے غافل نہ کر سکیں اور جسے مصائب و مشکلات کا زمانہ بھی مایوسی و قنوطیت کی طرف دھکیلنے میں کامیاب نہ ہو سکے بلکہ وہ دونوں مواقع پر خدا تعالےٰ کی طرف اپنی پوری توجہ رکھتا ہے اور اس سے استمداد کرتا ہے۔

تبلیغی دورے

تبلیغی سفروں کے لحاظ سے بھی یہ عرصہ کافی اہمیت کا حامل رہا۔ ہیگ سے باہر آس پاس کے بڑے شہروں میں ممبران جماعت اور دیگر احباب سے تعلقات قائم رکھنے۔ دیگر جلسوں میں شمولیت کرنے کے لئے ایمسٹرڈم، روٹرڈم۔ ڈیونٹر۔ ڈیلفٹ اور لائیڈن وغیرہ شہروں کا دورہ کیا گیا۔

ڈیونسٹر میں ایک دوست وفات پا گئے تھے۔ جو مشن کے ساتھ ہمدردی رکھتے تھے۔ ان کی آخری وصیت یہ تھی کہ تجہیز و تکفین کے لئے امام صاحب مسجد ہیگ کو بلایا جائے اور ان کی نگرانی میں پورے اسلامی طریقہ پر دفن کیا جائے چنانچہ اس کی وفات کی اطلاع ملنے پر مکرم امام صاحب موصوف نے باوجود مصروفیت کے وہاں جا کر سارا کام اپنے سامنے سرانجام دیا۔ اس کے چند دن بعد اس مرحوم دوست کے دو بیٹے جامسجد میں آئے اور ہماری تبلیغی مساعی میں دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے مطالعہ اسلام میں امداد کی درخواست کی۔

بیرونی مہمانوں کی آمد

مذکورہ عرصہ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ملک ہالینڈ کے باہر سے بھی متعدد مہمانان مشن ہاؤس تشریف لائے جنکی حتی الوسع خاطر و مدارت کی سعی کی گئی۔ چنانچہ اس عرصہ میں فرانس۔ جرمنی سوئٹزرلینڈ۔ لنڈن۔ سورینام۔ ایران، پاکستان اور ہند کے تیرہ افراد نے مسجد کی زیارت کی۔

زائرین کی آمد

طلبہ کے وفود اور دیگر تنظیموں کے گروپوں کے علاوہ بیسیوں احباب انفرادی طور پر مسجد میں آئے۔ جن میں پروفیسرز۔ ڈاکٹرز اور پادری صاحبان بھی تھے۔ اخبارات اور ریڈیو میں بار بار تذکرہ ہونے کی وجہ سے زائرین کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور مختلف تنظیموں کی طرف سے مسجد کی زیارت کے لئے اجازت کے خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ مذکورہ عرصہ میں ہیگ شہر کے علاوہ روٹرڈم۔ ایمسٹرڈم۔ ڈیونٹر۔ ڈیلفٹ۔ لائیڈن۔ اوترخت وغیرہ سے بھی لوگ مشن ہاؤس میں آئے۔

خطوط کے جواب اور ترسیل لٹریچر

یورپین ملکوں میں موجودہ دور ایک ایسا دور ہے کہ جس میں ہم ان لوگوں تک اسلام کی صحیح شکل و صورت اور اصل خدوخال پہنچانے میں کوشاں ہیں اور یہ لوگ اس کے مطالعہ میں مصروف ہیں۔ قریباً ہر ہفتہ متعدد خطوط موصول ہوتے ہیں جن میں اسلام کے متعلق ہمدردی اور دلچسپی کا اظہار ہوتا ہے اور مختلف سوالات ہوتے ہیں۔ ہماری طرف سے ان کے تسلی بخش جوابات اور لٹریچر باقاعدگی کے ساتھ بھجوایا جاتا ہے۔ خط و کتابت اور اشاعت کے کاموں میں ہمارے ڈچ نومسلم مسٹر ولی اللہ یانسن پورے خلوص کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور ایمان میں پختگی بخشے۔

قبول اسلام

اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس مذکورہ عرصہ میں تین افراد نے مسجد میں قبول اسلام کرنے کا اعلان کیا اور لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہتے ہوئے حلقہ بگوش احمدیت ہو گئے بارک اللہ لھم۔ ان کے اسلامی نام عبدالرحمٰن۔ مصطفےٰ اور فاطمہ رکھے گئے۔ فاطمہ تقریباً ۳۵ سالہ ایک سنجیدہ متین خاتون ہیں جو باقاعدگی کے ساتھ نماز جمعہ کے لئے تشریف لاتی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ جملہ نومسلم افراد کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ (م)

ترقی مدارج کا ایک آسان طریق

جسم و روح میں جدائی کا سانحہ انسانی اعمال کے سلسلہ کو یوں قطع کر کے رکھ دیتا ہے کہ یکدم انسان اپنے اجر و ثواب کے ذخیرہ کو روز افزوں بڑھوتی سے محروم پاتا ہے۔ اس کا یہ احساس محرومی اور بھی شدید ہو جاتا ہے جب اس کی نگاہ بہشت کی بے پناہ وسعتوں اور قرب الٰہی کی ان لامحدود منازل و مدارج کو دیکھ پاتی ہے جو اجر و ثواب کے اس ذخیرہ میں مسلسل اور پیہم اضافہ کے لئے دعوت مجسم ہیں!۔

ہمارے نہایت ہی پیارے اور شفیق آقا محمد عربی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اس لاعلاج مایوسی و کرب کا بھی ایک نیر بہدف علاج ہمیں بتایا ہے۔ فرمایا جو لوگ ایسی صالح اولاد اپنے پیچھے چھوڑ جائیں کہ وہ ان کی ارواح کو ایصال ثواب کی خاطر ان کی طرف سے صدقات اور نیکیوں میں حصہ لیتے رہیں تو یہ ایک ایسا صدقہ جاریہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے فوت ہو جانے کے بعد بھی مرحومین کے اجر و ثواب کا ذخیرہ بڑھتا رہتا ہے۔ گویا کہ ان کے اعمال کا تسلسل منقطع نہیں ہوتا بلکہ قائم رہتا ہے۔ پس آپ کو چاہیئے کہ اپنے بزرگوں کی طرف سے وقف جدید میں حصہ لیں تا انہیں خوشی حاصل ہو اور آپ ان کا صدقہ جاریہ قرار پائیں۔ اس سلسلہ میں مکرم حاجی محمد فاضل صاحب فیروزپوری صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک خط ذیل میں قارئین کے افادہ کے لئے درج ہے:

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ گذارش ہے کہ والدہ عزیزان چوہدری محمد اعظم صاحب و محمد عابد صاحب و عادل صاحب کو ایک خواب آئی ہے کہ میری والدہ مرحومہ مغفورہ میری اہلیہ مسماۃ زینب بی بی صاحبہ صحابیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے خاموش ہے۔ خواب میں میری والدہ آگے آگے جا رہی ہیں اور میری اہلیہ ان کے پیچھے جا رہی ہے کہ میری اہلیہ نے خواب میں ہی یہ احساس کیا کہ وہ کیوں خاموش ہیں۔ پھر اس نے اپنے دل میں ہی سوچا کہ والدہ حاجی صاحب اس لئے خاموش ہیں کہ ہم ان کو والد صاحب مرحوم کی وفات پر مبلغ دس روپے ماہوار دیا کرتے تھے جو ان کی وفات کے بعد بند ہو گئے۔ اس نے خواب میں میری اہلیہ کے دل میں خیال آیا کہ شاید وہ اپنی بہو پر ناراض ہیں اس لئے خاموش ہیں۔ اس لئے میرے دل میں تحریک ہوئی ہے کہ صدقہ جاریہ کے طور پر ان کی روح کو ثواب پہنچانے کی خاطر اپنی عزیبانہ حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی والدہ کو وقف جدید میں شامل کیا جائے۔ اس لئے آپ میری والدہ ماجدہ مرحومہ کی طرف سے مبلغ چھ روپے سال اول کے اور سال دوم کے ۶/۴ روپے اور سال سوم کے ۶/۴ روپے۔ کل مبلغ ۱۸/۸ روپے پیش خدمت ہیں"

(حاجی محمد فاضل فیروزپوری محلہ دارالرحمت۔ ربوہ)

ضرورت جے وی اساتذہ

مرکزی سلسلہ میں ملازمت کے خواہاں جے وی اساتذہ اپنی درخواستیں معہ مصدقہ نقول اسناد معرفت مقامی پریذیڈنٹ یا امیر صاحب ۲۰/۲ تک ارسال کریں۔ میٹرک جے وی کو ترجیح دی جائے گی۔

(ناظر تعلیم۔ ربوہ)

سال نو کی مبارکباد (م)

نئے سال کے موقع پر اس دفعہ مشن کی طرف سے عمدہ کاغذ پر سبز رنگ کے حروف میں ایک کارڈ تیار کیا گیا۔ جس پر مسجد کے ایڈریس اور جماعت کے نام کے علاوہ منارۃ المسیح کی تصویر بھی دی گئی تھی۔ یہ کارڈ چند سو کی تعداد میں چھپوا کر جماعت و غیر از جماعت احباب کی خدمت میں بطور مبارکباد ارسال کیا گیا۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں بڑے لوگوں کی طرف سے خوشی اور مسرت کے خطوط موصول ہوئے۔

بعض ڈچ مستشرقین نے کارڈ پر دی گئی قرآنی آیت ومن احسن قولاً ممن دعی الی اللہ الخ کو جو ڈچ ترجمہ کی صورت میں لکھی ہوئی ہے بہت سراہا اور لکھا کہ بہترین آیت کا انتخاب ہے۔

ولادت

میری خالہ محترمہ اہلیہ شیخ نور احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور کو اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۸ فروری ۱۹۷۰ء کی شام کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود شیخ نور احمد صاحب کا پوتا فرزند ہے اور شیخ عبدالکریم صاحب آف شیخوپورہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کی درازی عمر و خادم دین بننے اور ہر دو خاندان کے لئے اس کی آمد باعث رحمت و برکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ملک منور احمد جاوید
قائد مجلس خدام الاحمدیہ شیخوپورہ

مشرقی افریقہ کے احمدی مبلغ شیخ امری عبیدی صاحب کے میئر منتخب ہونے پر

دارالسلام کے ایک مشہور اخبار کا ادارتی نوٹ

برادرم مکرم شیخ امری عبیدی صاحب مبلغ انچارج دارالسلام مشن کے میئر منتخب ہونے کی خبر کو یہاں کے بہت سے انگریزی اور سواحیلی اخبارات نے نمایاں طور پر شائع کیا ہے۔ بعض نے ادارتی نوٹوں میں ان کے منتخب ہونے پر . . . . . . خوشی کا اظہار کیا ہے اور ان کے بارہ میں مفصل نوٹ شائع کئے ہیں۔ افریقنوں میں اس انتخاب پر خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے اور وہ اسے مکمل آزادی کا پیش خیمہ سمجھ رہے ہیں مندرجہ ذیل روزانہ و ہفتہ وار اخبارات نے مفصل خبر بمعہ فوٹو شائع کی ہے اور مکرم امری عبیدی صاحب کے حالات کے تذکرہ کے ضمن میں ان کی تعلیمی۔ تبلیغی اور علمی قابلیتوں کو سراہا ہے

'TANGANYIKA STANDARD,' 'NGURUMO,' 'BARAGUMU' . BARAZA, 'MWANANCHI' 'SUNDAY NEWS'

موخر الذکر اخبار نے جو کہ کثیر الاشاعت ہفت روزہ ہے اور دارالسلام سے نکلتا ہے مکرم امری صاحب کا فوٹو دیا ہے اور "اس ہفتہ کی شخصیت" کے عنوان کے ماتحت انگریزی میں ایک نہایت عمدہ اور جامع نوٹ دیا ہے۔ اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

(خاکسار محمد منور سیکرٹری احمدیہ مسلم مشن نیروبی)

دارالسلام کا پہلا شہری

"شاعر اور سیاست دان، ماہر السنہ اور مذہبی لیڈر، یہ ہیں چند خصوصیات جن کے حامل ہمارے دارالسلام کے پہلے افریقن میئر ہیں۔

ہز ورشپ شیخ کلوٹا امری عبیدی ان دو کونسلروں میں سے ایک ہیں جنہیں تھوڑا عرصہ ہوا کہ یا گورا وارڈ سے بلا مقابلہ میونسپل کونسل کے لئے انتخاب کیا گیا تھا اور میونسپل کونسل کے ایک خاص اجلاس میں بہت سے ووٹوں کی کثرت سے میئر انتخاب کیا گیا اس شہری عہدہ پر فائز ہونے والے یہ صاحب ایک باہمت انسان اور وسیع علم اور تجربے کے مالک ہیں۔

خوش مزاج انسان

چھوٹے قد اور مضبوط جسم کے ساتھ وہ ایک خوش طبع انسان ہیں۔ جن کی زندگی کے تمام پہلو خواہ ذاتی ہو یا مجلسی اور سیاسی ان کے مذہب اسلام سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ وہ ٹانگانیکا کے مغربی صوبہ کے ایک قصبہ اجیجی (اُجی جی) میں ۱۹۲۲ء میں پیدا ہوئے اور اپنے دیہاتی سکول میں ابتدائی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ ۱۹۲۶ء میں وہ ٹبورا اسکول میں داخل ہوئے اور ٹانگانیکا افریقن یونین کے صدر مسٹر نریرے کے ہم جماعت تھے۔ ۱۹۴۱ء میں وہ دارالسلام کے پوسٹل ٹریننگ سکول میں داخل ہوئے لیکن دو ہی سال کے بعد اسے ترک کر کے ٹبورا میں بطور مبلغ اسلام کام کرنا شروع کر دیا۔ (مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے خاکسار کو بتایا ہے کہ محکمہ ڈاک خانہ جات دو سال کے عرصہ میں برادرم امری صاحب کو کام سکھاتا اور وظیفہ بھی دیتا رہا۔ اس عرصہ میں انہوں نے امری صاحب کو احمدیہ مشن میں اپنے ساتھ کام کرنے کو کہا۔ ان کی رضامندی حاصل کرنے کے بعد مکرم شیخ صاحب نے محکمہ متعلقہ کو لکھا۔ انہوں نے بغیر کسی قسم کے خرچ کا مطالبہ کرنے کے انہیں فارغ کر دینے کا وعدہ کیا بشرطیکہ خود امری صاحب بھی اسکے خواہشمند ہوں۔ امری صاحب تو پہلے ہی تیار تھے۔ انہوں نے بھی لکھ دیا اور اس طرح یہ دنیوی حکومت کی ملازمت سے دستبردار ہو کر آسمانی حکومت کے کارندے بن گئے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے ان کی قربانی کا انہیں یہ صلہ دیا ہے کہ اب انہیں وہ اعزاز حاصل ہوا جو سابقہ ملازمت کے دوران انہیں کبھی حاصل نہیں ہو سکتا تھا اور ان کے انتخاب پر بہت سے جاہ و دولت رکھنے والے رشک کر رہے ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں اس سے بھی بلند عہدوں پر فائز کرے اور ان کی دنیوی ترقی ان کے لئے اور قوم و ملک اور اسلام و احمدیت کے لئے فخر کا باعث ہو۔ آمین۔

اگلے دس سال میں انہوں نے ایک مشہور مسلمان عالم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سے مکمل طور پر دینی تربیت حاصل کی اور ۱۹۵۳ء میں وہ ربوہ مشنری ٹریننگ کالج۔ مغربی پاکستان میں داخل ہوئے جہاں سے انہوں نے دینیات کی ڈگری حاصل کی ٹانگانیکا واپس آنے پر شیخ امری صاحب کو ۱۹۵۶ء میں احمدیہ مسلم مشن (دارالسلام) کا انچارج مقرر کیا گیا۔ اور وہ تمام مشرقی صوبہ اور ساحلی علاقہ کے نگران رہے۔ اس فرقہ میں ایشیائی بھی شامل ہیں۔ اور افریقن بھی۔

شاعر

۱۹۵۰-۵۳ء تک کے عرصہ میں یہ اس بورڈ کے اکیلے افریقن ممبر رہے جس نے قرآن مجید کا سواحیلی میں ترجمہ کیا ہے یہ ترجمہ جو ۱۹۵۳ء میں طبع ہوا معیاری سواحیلی زبان میں کیا گیا ہے۔ شیخ امری صاحب اردو سواحیلی۔ انگریزی اور عربی زبان بولتے ہیں سواحیلی میں یہ اٹھارہ سال کی عمر سے نظمیں لکھتے چلے آ رہے ہیں۔ جن میں سیاست۔ مذہب اور سوشل معاملات پر طبع آزمائی کی گئی ہے۔ ان کی نظموں کا مجموعہ ایک دیوان کی شکل میں چھپ چکا ہے۔ اور ایک دوسری تصنیف میں انہوں نے شاعری کے تمام موضوع پر قلم کی روانی دکھائی ہے۔

مجلس شعرائے سواحیلی کے قابل ترین ممبران بورڈ میں سے ایک ہونے کے علاوہ وہ اس مجلس کے نائب صدر بھی ہیں اور ان کی نظمیں اور مضامین مقامی پریس میں باقاعدگی سے چھپتے رہتے ہیں۔

ان کا اہم ترین مشغلہ تعلیم ہے۔ افریقن نوجوانوں کو جو ٹانگانیکا کے مختلف حصوں سے تعلق رکھتے ہیں تبلیغی تربیت دینے کے علاوہ وہ شام کو انہیں تعلیم دیتے ہیں۔ ان کلاسوں میں انگریزی، عربی اور سواحیلی پڑھائی جاتی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ دارالسلام میں ایک سیکنڈری سکول کا ہونا لازمی امر ہے۔ اور امید رکھتے ہیں کہ مستقبل قریب میں اس کی بنیاد رکھی جا سکے گی۔

ذمہ واری

صبح پانچ بجے سے لے کر رات کے دس بجے تک کام کرنا ان کا معمول ہے۔ درمیان میں دو تین گھنٹے کا وقفہ بھی ہوتا ہے وہ خیال کرتے ہیں کہ بطور میئر کے ان پر جو ذمہ واری عائد ہوتی ہے وہ ان کے مذہبی کام میں حارج نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے کہا "ہر ایک مذہبی آدمی کا فرض ہے کہ وہ شہری اور سیاسی کاموں میں حصہ لے اور یہ بات خود قرآن مجید سے مستنبط ہوتی ہے۔ اسلام نے سیاسیات اور دوسرے قابل عمل اصولوں کی تعلیم دی ہے"

یہی وجہ ہے کہ انہیں مذہبی لیڈر ہوتے اور ٹانگانیکا افریقن نیشنل یونین کی مرکزی کمیٹی کا ممبر رہنے میں کوئی دشواری محسوس نہیں ہوتی۔ وہ فرماتے ہیں کہ انسان خواہ کسی سیاسی یا سوشل تنظیم میں شامل ہو اسے اس میں بھی اپنے مذہب کی پیروی کرنی چاہیئے۔

دارالسلام کے کونسلروں نے ایک ایسے انسان جو اس کردار۔ ہمت اور قابلیت کا جامع ہے بطور میئر انتخاب کر کے ایک نہایت مستحسن کام کیا ہے۔"

سنڈے نیوز

مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء

خاکسار محمد منور سیکرٹری احمدیہ مسلم مشن
مشرقی افریقہ۔ نیروبی

یوم مصلح موعود

احباب جماعت! ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا دن سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں ایک نہایت اہم دن ہے۔ اس تاریخ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالےٰ سے علم پا کر وہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی جس کے پورا ہونے کے ہم سب زندہ گواہ ہیں۔

چونکہ ۲۰ فروری قریب آ رہی ہے۔ جماعتوں کو چاہیئے ابھی سے اپنے اپنے مقام پر "یوم مصلح موعود" منانے کی تیاری شروع کر دیں اور تقاریر کے ذریعہ سے اپنوں اور دیگر احباب کو اس پیشگوئی کی سچائی اور عظمت سے آگاہ اور واقف کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

مرحوم محسنوں کو ایصالِ ثواب کی قابلِ قدر مثالیں

(۱)

ذیل میں اُن بہنوں اور بھائیوں کی فہرست پیش کی جاتی ہے۔ جنہوں نے اپنے مرحوم بزرگوں کو ثواب پہنچانے کی غرض سے تعمیر مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) میں کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرما دیا ہے۔ دیگر احباب بھی اپنے مرحوم محسنوں کی احسان شناسی کے طور پر ان کی طرف سے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ چندہ کی تحریک میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان

(۱) حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ منجانب والد مرحوم حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ۔ — ۱۵۰/- روپیہ

(۲) حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ منجانب حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ — ۱۵۰/- ″

(۳) مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب منجانب مرحوم والدین (حضرت میاں محمد الدین صاحبؓ و برکت بی بی صاحبہؓ) — ۱۵۰/- ″

(۴) مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل الزراعت منجانب ہمشیرہ مرحومہ رحمت بی بی صاحبہ۔ — ۱۵۰/- ″

(۵) مکرم شیخ احمد علی صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر ربوہ منجانب والد مرحوم شیخ اصغر علی صاحب۔ — ۱۵۰/- ″

(۶) محترمہ میمونہ صوفیہ صاحبہ ربوہ منجانب شوہر مرحوم مولوی حکیم غلام محمد صاحب امرتسری — ۱۵۰/- ″

(۷) مکرم ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی ربوہ منجانب محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ مرحومہ والدہ محمد مرحوم والد — ۱۵۰/- ″

(۸) مکرم ڈاکٹر بشیر محمد عالی صاحب ربوہ منجانب مرحوم والدین — ۱۵۰/- ″

(۹) مکرم چوہدری عطا محمد صاحب پنشنر تحصیلدار ربوہ منجانب مرحوم والدین — ۱۵۰/- ″

(۱۰) محترمہ سیدہ فرخندہ شاہ صاحبہ پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ منجانب مرحوم والد صاحب۔ — ۱۵۰/- ″

(۱۱) حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحبؓ مرحوم — ۱۵۰/- ″

(۱۲) مکرم کیپٹن محمد سعید صاحب ربوہ منجانب مرحومہ والدہ صاحبہ — ۱۵۰/- ″

(۱۳) مکرم شیخ عبدالواحد صاحب سابق مبلغ ایران ربوہ منجانب والد مرحوم حضرت شیخ عبدالحق صاحبؓ — ۱۵۰/- ″

(وکیل المال تحریک جدید)

دارالقضاء ربوہ کے ضروری اعلانات

مکرم ماسٹر محمد بخش صاحب صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے درخواست دی ہے۔ کہ چوہدری ولی احمد صاحب ولد حاجی احمد صاحب ساکن ادرحمہ ضلع سرگودھا عرصہ سات آٹھ سال سے انتقال کر چکے ہیں۔ مرحوم کے بعد ان کے مندرجہ ذیل وارث تھے۔

(۱) چوہدری غلام رسول صاحب پسر (۲) چوہدری خان محمد پسر (۳) محترمہ رسول بی بی صاحبہ دختر + مرحوم کے کچھ عرصہ بعد مرحوم کے مندرجہ بالا دونوں لڑکے وفات پاگئے تھے۔ صرف محترمہ رسول بی بی صاحبہ بفضل خدا اب تک بقید حیات ہیں۔ اور چوہدری غلام رسول صاحب مرحوم کے مندرجہ ذیل وارث بقید حیات ہیں۔

(۱) محترمہ رسول بی بی صاحبہ بیوہ (۲) محترمہ نور بیگم صاحبہ دختر (۳) مکرم ماسٹر محمد بخش صاحب پسر (۴) فلک شیر صاحب پسر نابالغ اور چوہدری خان محمد صاحب مرحوم کے وارث یہ ہیں۔ (۱) محترمہ صالحہ بی بی صاحبہ بیوہ (۲) مکرم محمد قدیر صاحب پسر (۳) محترمہ ارشاد بیگم صاحبہ دختر (۴) احمد خان صاحب پسر نابالغ

لہٰذا ان مندرجہ بالا مستحقین میں چوہدری ولی احمد صاحب مرحوم کے نام پر بسلسلہ اراضی اسلام پور اسٹیٹ سندھ واپس ملنے والی رقم شرعی حصص کے ساتھ تقسیم کر دی جائے۔ سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو بیس یوم تک اطلاع دی جائے۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

۲۔ مکرم صالح محمد صاحب ولد فضل ساکن ادرحمہ ضلع سرگودھا نے درخواست دی ہے۔ کہ میرے داماد اور بھتیجے مکرم شیر محمد صاحب ولد بگا قوم لنگا راجپوت کا انتقال ہو چکا ہے۔ مرحوم نے جو رقم اراضی اسلام پور اسٹیٹ سندھ کے لئے دی ہوئی تھی۔ اس میں سے ایک ہزار روپے مرحوم کے نام پر واپس دیئے جانے کا فیصلہ ہوا ہے۔ یہ رقم مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء کو دیدی جائے (۱) سردار بی بی صاحبہ بیوہ (۲) مسماۃ خاتون بی بی صاحبہ دختر (۳) ظفر احمد پسر نابالغ (۴) محمد اشرف پسر نابالغ (۵) محمد اسلم پسر نابالغ ان کے علاوہ مرحوم کا اور کوئی وارث نہیں ہے۔ نیز ان تمام ورثاء نے تحریر کر دی ہے۔ کہ مذکورہ بالا مبلغ ایک ہزار روپیہ مکرم چوہدری صالح محمد صاحب موصوف کو دیدیئے جائیں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر اعتراض ہو تو بیس یوم تک اطلاع دیدیں ÷

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ناظمین انصار اضلاع کا تقرر

صدر محترم مجلس انصاراللہ مرکزیہ نے مندرجہ ذیل اصحاب کا تقرر بطور ناظمین ضلع انصاراللہ منظور فرمایا ہے۔ ان کا تقرر ۳۱ر دسمبر سنہ ۱۹۶۲ء تک ہوگا۔ تمام مجالس انصاراللہ سے گزارش ہے۔ کہ وہ ازراہ کرم متعلقہ اصحاب سے پوری طرح تعاون فرمادیں۔ جن اضلاع میں ابھی تک ناظمین کا انتخاب نہیں ہوا۔ ان کے امراء اصحاب سے فوری توجہ کی درخواست ہے۔

نمبر شمار	اسماءِ گرامی	نام ضلع یا ڈویژن
۱	مکرم چوہدری محمد یار صاحب عارف	سرگودھا
۲	مکرم سید لال شاہ صاحب آف کرم پورہ	شیخوپورہ
۳	مکرم مولوی عبدالباقی صاحب ایم۔اے کرزی	حیدرآباد ڈویژن
۴	مکرم مولوی محمد حسین صاحب فاضل	گوجرانوالہ
۵	مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب سکھر	خیرپور ڈویژن
۶	مکرم ڈاکٹر اعظم علی خان صاحب	گجرات
۷	مکرم ماسٹر عبدالکریم صاحب	منٹگمری

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

مسجد ہالینڈ کا چندہ پورا ہو چکا ہے

بہنوں کی خوشخبری کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اللہ کے فضل اور رحم کے ساتھ مسجد ہالینڈ کا چندہ پورا ہو چکا ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ اب لجنات اس سلسلہ میں کوئی چندہ جمع نہ کریں۔ ہاں جو چندہ جمع ہو چکا ہے۔ وہ سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو بھجوا دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ)

زعماء/زعمائے اعلیٰ توجہ فرماویں

بعض مجالس کی طرف سے سالِ رواں کے لئے بجٹ کے فارم تکمیل کے بعد ابھی دفتر مرکزیہ میں موصول نہیں ہوئے۔ ان مجالس کے زعماء/زعمائے اعلیٰ سے گزارش ہے کہ ان کی تکمیل پر فوری توجہ فرماتے ہوئے بجٹ فارم جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ (برائے قائد مال انصاراللہ مرکزیہ)

ضروری

موصی حضرات کے حسابات کیوں غلط ہوتے ہیں؟

۱۔ بعض سیکرٹریان مال حصہ آمد کی رقوم بلا تفصیل داخل کرواتے ہیں۔ اور دفتر کے لکھنے کے باوجود بھی اسموار تفصیل نہیں بھجواتے۔

۲۔ بعض موصیوں کے نمبر وصیت نہیں لکھے جاتے۔

۳۔ مستورات کے نام اور نمبر وصیت نہیں لکھے جاتے۔ بلکہ اہلیہ فلاں لکھ دیئے جاتے ہیں۔ اور اس طرح پر ریکارڈ سے بھی نمبر وصیت تلاش نہیں کیا جاسکتا۔

۴۔ بعض سیکرٹریان مال حصہ آمد اور حصہ جائیداد کی رقوم ایک ہی مد یعنی حصہ آمد یا جائیداد میں داخل کرا دیتے ہیں۔ اس کی الگ الگ تخصیص نہیں کرتے۔

۵۔ بعض موصی اصحاب دیر تک اپنے حسابات چیک نہیں کرتے۔ اگر کوئی غلطی ہو تو اس کی تصحیح نہیں ہوسکتی ÷ اگر موصی اصحاب اور سیکرٹریان مال ان امور کی طرف خاص خیال رکھیں۔ تو انشاء اللہ دوستوں کو حسابات غلط ہونے کا شکوہ نہیں ہوگا۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تعزیتی قرارداد

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا یہ اجلاس مکرم و محترم جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کے فرزند مکرم بشارت احمد صاحب کی وفات پر دلی رنج و الم کا اظہار کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے جنت الفردوس میں جگہ دے اور حضرت مولوی صاحب اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے۔

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جاتی ہیں اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۵۷۲: میں عبداللطیف ولد نقیر محمد خاں قوم سید عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن جدران علاقہ افغانستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

موجودہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں۔ میرے والد صاحب بفضلہ خدا زندہ موجود ہیں۔ میری ماہوار آمد پٹ خیاطی اندازاً ۳۰/۰ روپے پاکستانی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ عبداللطیف بقلم خود معرفت نقیر محمد خاں محلہ دارالصدر جنوبی ربوہ

گواہ شد۔ محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد مرزا محمد حسین جھنگی مسیح ولد مرزا محمد اسمٰعیل صاحب بیت النجاد ربوہ ۱۰ ۱/۶۰

نمبر ۱۵۵۷۰: میں ملک منور احمد جاوید ولد مظفر احمد قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن گنج مغلپورہ ڈاکخانہ مغلپورہ ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جنوری سنہ ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ مبلغ ۱۱۵/۰ روپے ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا میری ماہوار آمد میں اضافہ ہوا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد ملک منور احمد جاوید مکان نمبر ۱ گلی نمبر ۱۲ - گنج مغلپورہ - لاہور

گواہ شد غلام محمد ... سیکرٹری مال جماعت گنج وصیت نمبر ۱۰۷۲۰

گواہ شد غلام نبی قمر جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ لاہور

نمبر ۱۵۱۷۲: میں عمر حیات المعروف اللہ دتہ ولد دائم الدین صاحب قوم احمقلا تحراد پیشہ کفش دوزی عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۲۶ء ساکن موضع بارموسٰی ڈاکخانہ بارموسٰی ضلع گجرات - صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ر اکتوبر سنہ ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

ایک خام مکان موضع بارموسٰی تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں واقعہ ہے جس کی زمین زمیندار کی ہے۔ لیکن اس کی تعمیر کا ملبہ اندازاً ۵۰۰/۰ روپیہ اور پانی کا نلکا قیمتی مبلغ یک صد روپیہ ہے یعنی کل چھ صد روپیہ کی میری ملکیت ہے۔ نیز نصف کنال سکنی زمین واقعہ محلہ دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ میں قطعہ نمبر ۵ بلاک نمبر ۷ طول ۹۹ عرض ۵۵ قیمتی ۲۷۵/۰ روپے۔ اسی طرح موضع بارموسٰی ضلع گجرات میں ایک آئل انجن کے آٹے کی مشین اور روئی کے دھنے والی مشین میں ۱/۴ حصہ میری ملکیت کا ہے۔ جس کے عوض میں نے نو صد روپیہ ادا کیا ہے۔ اس طرح کل جائیداد ۱۸۷۵/۰ روپے بنتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ اس جائیداد پر نہیں بلکہ میں کفش دوزی کا کام کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے کچھ آمدن ہوتی رہے گی۔ میں تازیست اپنی آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد بقلم خود عمر حیات المعروف اللہ دتہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بارموسٰی ضلع گجرات

گواہ شد محمد شجاعت علی موصی نمبر ۲۷۹۷ سینئر انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

گواہ شد بقلم خود سلطان احمد ولد میاں نبلے تایازاد بھائی موصی مذکور اور محصل جماعت احمدیہ بارموسٰی ضلع گجرات

دفتری کارروائی میں اضافہ اور فرائض کی تقسیم میں الجھاؤ کے وجوہ

ڈھاکہ میں مغربی اور مشرقی پاکستان کے اعلےٰ افسروں کا اجلاس

لاہور ۱۲ر فروری مغربی اور مشرقی پاکستان کے مختلف محکموں کے سربراہوں کی ایک مشاورتی کانفرنس فروری کے تیسرے ہفتہ کے دوران ڈھاکہ میں ان امور پر غور کرے گی کہ فنی ترقی بالخصوص زراعت اور خوراک کے منصوبوں کی تکمیل میں انتظامی مشکلات اور مالی دشواریاں کیا ہیں۔ فنی تحقیق سے پورا استفادہ کیوں نہیں کیا جاتا۔ دفتری کارروائی میں اضافہ اور تقسیم فرائض میں الجھاؤ کی وجوہ کیا ہیں۔ اور کن محکموں کے ادغام سے محنت، سرمایہ اور وقت کی کافی بچت ہو سکتی ہے

قومی تعمیر نو کے نقطۂ نظر سے اعلیٰ سطح کی اس مشاورتی کانفرنس سے متوقع فیصلے دور رس نتائج کے حامل بیان کئے جاتے ہیں۔ بعض انتظامی امور پر محکموں کے سربراہوں کے حالیہ اجتماع میں غور کیا گیا تھا۔ پینل کے ارکان مختلف موضوعات پر جن تجاویز کو آخری شکل دے چکے ہیں۔ وہ ایجنڈا میں شریک کر لی گئی ہیں۔ تعمیر نو کے عظیم منصوبوں کی تنظیم سے تعلق رکھنے والے باخبر حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ کانفرنس میں نہ صرف زراعت اور خوراک بلکہ امداد باہمی، ترقی دیہات، مال، آبپاشی، فشریز، امور حیوانات اور جنگلات کے وسیع انتظامی مسائل پر سیر حاصل بحث متوقع ہے۔ اور قومی تعمیر نو کے ضوابط میں کانفرنس کی سفارشات کو بڑی اہمیت حاصل ہو گی:

حکومت کا تختہ الٹنے کے الزام میں سزائیں

ہوانا (کیوبا) ۱۲ر فروری:۔ فوجی انقلابی ٹریبونل نے ایک سو چار اشخاص کو مختلف سزاؤں کا حکم سنایا۔ ان پر الزام یہ ہے۔ کہ انہوں نے گزشتہ اگست میں جنرل کاسترو کی حکومت کا "تختہ" الٹنے کی سازش کی تھی۔ کیوبا کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ لوگوں کی اتنی بڑی تعداد کو حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش میں حصہ لینے کے لئے سزائیں دی گئی ہیں۔ ان میں سے نو اشخاص کو تیس تیس سال قید سخت۔ انیس ۱۹ اشخاص کو بیس بیس ۲۰ سال قید سخت، سینتیس اشخاص کو نو نو ۹ سال قید سخت، اکیس اشخاص کو چھ چھ سال قید سخت اور باقی ماندہ کو تین تین سال قید سخت کی سزا کا حکم سنایا گیا ہے۔

جرمنی کے وزیر خارجہ کا عزم لاہور

لاہور ۱۲ر فروری:۔ وفاقی جمہوریہ جرمنی کے وزیر خارجہ ڈاکٹر ہینرچ وان برینٹانو ۱۸ر فروری کو یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کریں گے آپ حکومت پاکستان کی دعوت پر آ رہے ہیں۔ ڈاکٹر برینٹانو ۱۲ر فروری کو ساڑھے چھ بجے شام کراچی پہنچیں گے ۱۳ر فروری کو آپ قائد اعظم کے مزار پر پھول چڑھائیں گے۔ کورنگی کالونی دیکھیں گے۔ پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی کی خشک گودی کا معائنہ کرینگے اور وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر اکرام اللہ سے ملاقات کریں گے۔ اسی روز جرمن سفیر آپ کے اعزاز میں دعوت استقبالیہ اور وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر عشائیہ دیں گے۔ ۱۴ر فروری کو آپ پشاور روانہ ہو جائیں گے۔ ۱۶ر فروری کو صدر فیلڈ مارشل لا محمد ایوب خاں سے ملاقات کریں گے۔ اور دوپہر کا کھانا ان کے ہمراہ کھائیں گے۔ آپ ۱۷ر فروری کی شام کو لاہور پہنچیں گے۔ اور یہاں سے ۱۹ر فروری کو نئی دہلی روانہ ہو جائیں گے۔ جہاں آپ جرمن سفارت خانہ کی نئی عمارت کا افتتاح کریں گے:۔

طلباء کو اسلامی تاریخ کے مطالعہ کا مشورہ

لاہور ۱۲ر فروری پیر احسن الدین چیف لینڈ کمشنر نے سنٹرل ماڈل ہائی سکول لاہور کے سالانہ جلسہ میں طالب علموں کو تلقین کی کہ وہ اسلامی تاریخ کا پورے شغف سے مطالعہ کریں۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ اور خوب محنت کرکے نہ صرف جسمانی بلکہ روحانی طور پر بھی توانا بن جائیں۔ تاکہ اسلام اور پاکستان کی نمایاں خدمت انجام دے سکیں۔

آپ نے سکول کے اساتذہ کو مشورہ دیا کہ وہ بچوں میں اسلامی روح پھونک دیں۔ کیونکہ اسلام کے احکام کی پابندی کے علاوہ اس کی تعلیمات کو دل کی گہرائیوں میں بھی اتارنا ضروری ہے اگر ایسا نہیں کیا جائے گا تو طالب علم خلق کی بنیادی صفت سے محروم ہو جائیں گے آپ نے کہا کہ ہمارے پاس اسلامی تاریخ کا ورثہ ہے اس لئے ہمیں دینی جذبہ پیدا کرنے کے لئے مشاہیر کی کسی اور تاریخ کی زیادہ ضرورت نہیں ہے ہم اپنے آباؤ اجداد کے فکر و عمل کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھال سکتے ہیں۔

سرحدی سمجھوتے پر عمل درآمد کیلئے پاکستان اور بھارت کے افسروں کی کانفرنس

امرتسر اور لاہور کے اضلاع کی حدبندی اپریل کے آخر تک مکمل ہو جائے گی

لاہور ۱۳ فروری۔ پاکستان کے بورڈ آف ریونیو کے سینئر رکن پیر احسن الدین نے سابق پنجاب کے سرحدی اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں کی ایک کانفرنس ۲۷ فروری کو طلب کی ہے۔ اس کانفرنس میں ۱۰ جنوری ١٩٦٠ء کے بین المملکتی سرحدی سمجھوتہ کی تکمیل سے متعلقہ مسائل کے بارے میں تبادلہ خیالات ہوگا۔

امید ہے کہ ڈپٹی کمشنروں کے اس اجتماع کے ہفتہ عشرہ کے بعد ہندوستانی پنجاب اور مغربی پاکستان کے متعلقہ اعلیٰ حکام کی ایک بین المملکتی کانفرنس لاہور میں ہوگی جس میں دونوں ملکوں کے ناجائز مقبوضہ سرحدی علاقوں کو ایک دوسرے کو واپس کرنے کے بارے میں تفصیلات طے ہوں گی اس مقصد کے لئے مغربی پاکستان کے حکام کی قیادت پیر احسن الدین اور ہندوستانی پنجاب کے حکام کی قیادت فنانشل کمشنر مسٹر گیان سنگھ کریں گے۔

مغربی پاکستان کے محکمہ انہار کے چیف انجینئر مسٹر ایس آر محبوب نے کل اس سلسلہ میں سلیمانکی ہیڈورکس پر ہندوستانی پنجاب کے چیف انجینئر سے طویل ملاقات کی۔ اسی نوعیت کی ایک ملاقات چند دنوں میں حسینی والہ ہیڈورکس پر بھی ہوگی۔ انجینئروں کی ان ملاقاتوں کی غرض یہ ہے کہ ان دونوں ہیڈورکس سے متعلقہ علاقوں کی ایک دوسرے ملک کو واپسی کے لئے ٹیکنیکل نقطۂ نگاہ سے تفصیلات طے کی جائیں۔

حدبندی کی رفتار

دریں اثنا لاہور اور امرتسر کے اضلاع کے درمیان بہتر میل علاقہ کی سرحدبندی کا کام تیزی سے جاری ہے۔ حکومت مغربی پاکستان نے اس کام پر مرکزی محکمہ سروے اور صوبائی محکمہ مال کا بہت سا عملہ مقرر کر رکھا ہے۔ اسی طرح ہندوستانی پنجاب کی حکومت کا عملہ بھی موقعہ پر موجود ہے دونوں ملکوں کا عملہ مشترکہ طور پر پیمائش کر کے ہر میل پر ایک بڑا ستون نصب کر رہا ہے یقین کیا جاتا ہے کہ ان دونوں اضلاع کی سرحدبندی پروگرام کے مطابق اپریل ١٩٦٠ء کے آخر تک مکمل ہو جائے گی۔

مغربی پاکستان میں سابق پنجاب کے علاقہ اور ہندوستانی پنجاب کی سرحد تقریباً ۳۲۵ میل لمبی ہے۔ اس میں تقریباً ۲۵۰ میل کے علاقہ کی سرحدبندی پہلے ہی ہو چکی ہے اور ستون بھی نصب کئے جا چکے ہیں۔ آج کل ۱۰ جنوری ١٩٦٠ء کے بین المملکتی سرحدی سمجھوتہ کے مطابق لاہور اور امرتسر کے اضلاع کے درمیان بقیہ سرحدی تعین ہو رہا ہے۔ اس سمجھوتہ کی تعمیل کے لئے طے شدہ پروگرام کے مطابق یہ کام اپریل ١٩٦٠ء کے آخر تک مکمل ہونا چاہیئے۔ مغربی پاکستان میں سابق بہاولپور اور سابق سندھ کے علاقوں کی سرحدبندی کا کام بعد میں ہوگا۔ چونکہ صحرائی علاقوں میں اس کام پر بہت عرصہ لگے گا اس لئے اس سلسلہ میں فی الحال کوئی پروگرام مرتب نہیں کیا گیا۔

اس بین المملکتی سرحدی سمجھوتہ کی تعمیل کے سلسلہ میں طے شدہ پروگرام کے مطابق دونوں ملکوں کے ناجائز مقبوضہ علاقوں۔ بالخصوص دونوں مذکورہ ہیڈورکس سے متعلقہ علاقوں کی ایک دوسرے کو واپسی ۱۵ اکتوبر ١٩٦٠ء تک ہوگی۔ دونوں ملکوں کے اعلیٰ حکام کی کانفرنس دراصل اسی پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے ہو رہی ہے۔ خیال ہے کہ اس سلسلہ میں دو ایک ماہ کے بعد چندی گڑھ میں بھی ایک کانفرنس ہوگی۔

یاد رہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان مغربی پاکستان کی سرحد سے متعلقہ چار سرحدی تنازعات کے بارے میں دس جنوری ١٩٦٠ء کو جو سمجھوتہ ہوا تھا اس کے مطابق آئندہ سلیمانکی ہیڈورکس پر پاکستان کا مکمل کنٹرول ہوگا۔ ہندوستان اس مقصد کے لئے تقریباً دس مربع میل علاقہ پاکستان کے حوالے کرے گا (یہ حوالگی مذکورہ پروگرام کے تحت اکتوبر ١٩٦٠ء تک ہوگی) اس علاقہ میں ہیڈورکس کا وہ بایاں حفاظتی بند موجود ہے۔ جو ماضی میں کئی بار دونوں ملکوں کے درمیان جھگڑے کا باعث بن چکا ہے۔

سمجھوتہ کے مطابق حسینی والا ہیڈورکس بدستور ہندوستان کے کنٹرول میں رہے گا اور پاکستان اس ہیڈورکس سے متعلقہ غیر آباد و دریائی علاقہ ہندوستان کے حوالے کرے گا تاہم ابھی تک یہ طے نہیں ہوا کہ یہ علاقہ کتنا ہوگا۔ اس سلسلہ میں قطعی فیصلہ اعلیٰ حکام کی مذکورہ کانفرنس میں ہوگا اور پھر یہ علاقہ اکتوبر تک ہندوستان کو دیدیا جائے گا۔

دونوں ملکوں کے ناجائز مقبوضہ علاقے ایک دوسرے کے حوالے کرنے میں آٹھ نو ماہ کی دیر ہونے کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ہندوستان نے جو زیر کاشت علاقے پاکستان کو دینے ہیں۔ ان پر بہت سے لوگ آباد ہیں۔ خیال ہے کہ ہندوستانی پنجاب کی حکومت ستمبر اکتوبر تک ان لوگوں کو کسی دوسری جگہ آباد کر سکے گی حکومت مغربی پاکستان کو اس نوعیت کا مسئلہ درپیش نہیں کیونکہ ہم نے جو علاقہ ہندوستان کو دینا ہے وہ زیادہ تر غیر آباد اور دریائی علاقہ ہے اور جو تھوڑے بہت لوگ اس علاقہ میں موجود ہیں انہیں دوسرے علاقوں میں اراضی مہیا کر دی جائے گی اس لئے وہ اکتوبر تک بآسانی اس اراضی پر منتقل ہو جائیں گے

راولپنڈی میں پولٹری فارم اور بھیڑیں پالنے کا مرکز

منصوبے کی تکمیل پر مجموعی طور پر چودہ لاکھ روپے خرچ آئیں گے

لاہور ۱۳ فروری:۔ حکومت مغربی پاکستان نے راولپنڈی میں ایک وسیع پیمانہ کا پولٹری فارم اور عمدہ نسل کی بھیڑوں کا ایک فارم قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس منصوبہ پر مجموعی طور پر چودہ لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔ متعلقہ حکام نے بتایا کہ راولپنڈی میں بڑھتی ہوئی آبادی کے ساتھ یہاں گوشت کی کھپت بھی بڑھ رہی ہے۔ لیکن تا حال مانگ کو پورا کرنے کے لئے کوئی مناسب بندوبست نہیں ہو سکا۔ شہر میں چھوٹے پیمانے کے دو ایک پولٹری فارم موجود ہیں:۔

لیکن وہ ضروریات کے مقابلہ میں ناکافی ہیں۔ چنانچہ اس صورت حال کے پیش نظر صوبائی حکومت نے راولپنڈی میں وسیع پیمانہ پر ایک پولٹری فارم قائم کرنے کا منصوبہ مرتب کیا ہے۔

اس منصوبہ کی رُو سے مجوزہ پولٹری فارم میں دس ہزار مرغیاں رکھی جائیں گی۔ بتایا گیا ہے کہ اس فارم میں روڈ آئی لینڈ ریڈ اور وائٹ لیگ ہارن قسم کی مرغیاں رکھی جائیں گی۔ وائٹ لیگ انڈے دینے میں بہت اچھی ثابت ہوئی ہیں۔ اور روڈ آئی لینڈ ریڈ پرندے کا گوشت زیادہ مزیدار اور وزن بھی مقابلتاً زیادہ ہوتا ہے۔ فارم کے لئے جگہ حاصل کی جا چکی ہے۔ اور فارم کی عمارت سے متعلق دوسرا سامان بھی اکٹھا کیا جا رہا ہے متعلقہ محکمہ کا عملہ اب تک پانچ ہزار پرندوں کا بندوبست کر چکا ہے۔ اس سارے منصوبہ پر مجموعی طور پر چھ لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔ اور ہر سال ایک لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔ فارم سے انڈے اور پرندے عام بازار میں فروخت کئے جائیں گے:۔

اطفال الاحمدیہ ربوہ کا جلسہ

مورخہ ۱۴ فروری کو بعد نماز مغرب مسجد محمود میں ربوہ کے اطفال کا ایک ضروری جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔

محلہ جات کے مربی صاحبان تمام اطفال کو اس میں شریک کرنے کی کوشش کریں۔

(مہتمم اطفال)

صدارتی انتخاب کے انتظامات مکمل ہو گئے

کراچی ۱۳ فروری:۔ مسٹر عنایت الرحمٰن الیکشن کمشنر نے کل شام ایک نشری تقریر میں بتایا کہ اتوار کو ملک بھر میں جو صدارتی بیلٹ ہونے والا ہے۔ اس کے انتظامات مکمل ہو گئے ہیں۔ اس بیلٹ میں مقامی کونسلوں کے منتخب ارکان خفیہ رائے شماری کے ذریعے یہ ظاہر کریں گے کہ انہیں صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں پر اعتماد ہے۔ یا نہیں یا وہ صدر مملکت کو نئے آئین کی تشکیل کے اختیارات دینا چاہتے ہیں۔ یا نہیں۔ مسٹر عنایت الرحمٰن نے کہا کہ ووٹ کی رازداری کے لئے موثر انتظامات کر دیئے گئے ہیں۔ اور اب اس امر کا کوئی امکان نہیں کہ ووٹ کے سلسلے میں کسی کا راز فاش ہو۔ آپ نے کہا کہ مقامی کونسل کے ہر منتخب رکن کو شناخت کارڈ دیا جا چکا ہے۔ اور اسے بتا دیا گیا ہے کہ اسے کس پولنگ سٹیشن میں ووٹ دینا ہے پولنگ سٹیشنوں کے لئے فولادی صندوق فراہم کر دیئے گئے ہیں۔ اور ایسا انتظام کر دیا گیا ہے۔ کہ ہنگامی حالت میں ہر پولنگ سٹیشن کو ایک فالتو صندوق مل سکے۔ یہ صندوق اتنے مضبوط ہیں۔ کہ انہیں توڑا نہیں جا سکتا

ولادت

مکرم قریشی فریدہ محی الدین صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۸ جنوری ١٩٦٠ء تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر احمد علی صاحب آف لاہور کا پوتا اور محترم منشی محمد حسین صاحب خوشنویس (صحابی) مرحوم کا نواسہ ہے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام حافظ محی الدین تجویز فرمایا ہے

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کیساتھ عمر دراز عطا کرے۔ نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔ (آمین)

درخواست دُعا

مکرم میاں محمود احمد صاحب ساکن ککیانہ ضلع گجرات بیمار ہیں۔ احباب اُن کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔ (خاکسار محمد سعید پنشنر ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲